إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

آزمائش پر صبر

از افادات

حضرت مولانا شیخ

محمد ناظر اقبال صاحب دامت برکاتہم

هدایه پبلشر

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب	:	آزمائش پر صبر
تالیف	:	حضرت مولانا شیخ محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم
صفحات	:	24
اشاعت	:	اول
سن اشاعت	:	2017
ناشر	:	ھدایہ پبلشر
فون نمبر	:	0322-2181020
ویب سائٹ	:	www.islamicessentials.org
ای میل	:	info@islamicessentials.org

ملنے کا پتہ	:	ھدایہ پبلشر
	:	نزد رنگون والا ہال، بہادر آباد، کراچی

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	**قرآن کا ایک بڑا پیغام: آزمائش پر صبر کرنا**	5
2	**غم پر صبر نہ کرنے کی وجہ سے انسان میں تبدیلیاں**	6
3	• شخصیت میں تبدیلی	6
4	• صحت میں تبدیلی اور جسمانی بیماریاں	6
5	• ڈپریشن میں آجانا	7
6	**غموں سے Deal کرنا قرآنی ہدایت کی روشنی میں**	7
7	• قرآنی فیصلہ: پریشانی ہر کسی پر آنی ہے	7
8	**مشکلات آنے کی وجہ**	8
9	• پہلی وجہ: گناہوں کو مٹانے کے لئے	9
10	○ قیامت کے دن صابرین بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے	10
11	• دوسری وجہ: درجات کی بلندی کے لئے	11
12	○ نیکوکاروں پر بھی آزمائشیں آتی ہیں	12
13	○ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کو بیوی کے طعنوں پر صبر کی وجہ سے بڑا مقام ملا	12
14	**مشکل میں صبر کرنے کے لئے تین ضروری کام**	13
15	• پہلا کام: آخرت کی کامیابی کو اپنا غم بنانا	14

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
16	○ دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی اللہ کی یاد میں	15
17	• دوسرا کام: دوسروں کے غموں کو دیکھنا	15
18	○ تین بچوں کے فوت ہو جانے کی صورت میں بھی اللہ سے راضی	16
19	○ مسلمانوں پر حالیہ مظالم کے واقعات کے سامنے ہمارا غم کچھ بھی نہیں	17
20	• تیسرا کام: ضرورت مندوں کی مدد کرے	17
21	○ دس ہزار کمانے والے کے دل میں مسلمانوں کی مدد کا عجیب جذبہ	18
22	○ بیماروں کی مدد پر اللہ نے رزق کے دروازے کھول دیئے	19
23	**مشکل آجانے پر دو کاموں سے بچنا ضروری ہے**	20
24	• پہلا کام: انتقام لینا	20
25	○ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حاسد کی باتوں پر مثالی صبر	20
26	• دوسرا کام: شکایت کرنا	21
27	○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تکلیف پر شکایت نہ کرنے کی عملی تعلیم	21
28	○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم اتنا ہی بڑھتا تھا جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کیا جاتا	22

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی : أَمَّا بَعْد

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا [1]

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا

ترجمہ : اور ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے۔ بتاؤ کیا صبر کرو گے ؟ اور تمہارا پروردگار ہر بات دیکھ رہا ہے۔

قرآن کا ایک بڑا پیغام : آزمائش پر صبر کرنا

اللہ تعالیٰ نے صبر کا حکم قرآن پاک میں 70 سے زیادہ مرتبہ دیا ہے۔ یوں محسوس

[1] سورۃ الفرقان: 20

ہوتا ہے کہ انسان پر جو حالات آتے ہیں ان پر صبر کرنے کا پیغام قرآن کا سب سے بڑا پیغام ہے۔ مشکلات ہر کسی پر آتی ہیں اور مختلف نوعیت کی آتی ہیں۔ پر ہم بجائے صبر کرنے کے ان مشکلات سے صحیح انداز میں deal نہیں کرتے ااور اس وجہ سے مزید پریشانیوں میں پڑ جاتے ہیں۔

غم پر صبر نہ کرنے کی وجہ سے انسان میں تبدیلیاں

جس انسان پر غم آئے اور وہ صبر نہ کرے تو اس بے صبری کا کوئی نہ کوئی اثر اس کی شخصیت یا جسم پر ضرور پڑتا ہے اور اس میں تبدیلیاں لاتا ہے۔

شخصیت میں تبدیلی

آج کے ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ انسان پر جب غم آتا ہے اور وہ اس پر صبر و تحمل سے کام نہیں لیتا تو اس کی شخصیت اور مزاج میں تبدیلی آجاتی ہے۔

ایک خاتون کا 21 سالہ بیٹا ایک حادثے میں فوت ہو گیا۔ خود بتاتی ہیں کہ تب سے میری طبعیت میں اتنا غصہ آگیا ہے کہ ہر وقت مجھ سے میرے بچے اور میرے نوکر ڈرتے ہیں۔ حتی کہ میرا شوہر بھی میرے مزاج کی اس تیزی اور سختی سے ڈرتا ہے۔ اس خاتون نے غم کا اتنا اثر لیا کہ اس کی طبیعت ہی بدل گئی۔

صحت میں تبدیلی اور جسمانی بیماریاں

غم پر صبر نہ کرنے کی وجہ سے انسان کی صحت پر بھی اثر پڑتا ہے اور جسمانی بیماریاں بھی ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ایک جاننے والے پر پریشانیاں آئیں تو وہ فرماتے ہیں کہ میں بلڈ پریشر کا

مریض بن گیا ہوں اور ہر روز بلڈ پریشر کی دوائی لیتا ہوں۔ حالانکہ غم سے پہلے بلکل نارمل تھے۔ غم پر بے صبری نے مریض بنا دیا۔

ڈپریشن میں آجانا

کسی غم کے ملنے پر انسان کئی مرتبہ ڈپریشن میں بھی آجاتا ہے۔ عام طور پر ڈپریشن کا مطلب زیادہ غم سمجھا جاتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ زیادہ غم کی وجہ سے ڈپریشن ہوتا ہے، اور جب انسان ڈپریشن کی بیماری یا کیفیت میں آجاتا ہے تو اس غم کی وجہ سے کسی کام کے قابل نہیں رہتا۔ ہمارے ایک جاننے والے کتابیں بھی لکھتے تھے اور پڑھاتے بھی تھے۔ مگر زندگی میں ایک غم آیا تو خود فرماتے ہیں کہ اب ہاتھ سے قلم بھی نہیں اٹھایا جاتا اور لیکچر بھی نہیں دے پاتا۔

غموں سے Deal کرنا قرآنی ہدایت کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں غموں، مصیبتوں اور پریشانیوں کے آنے کا تذکرہ کیا ہے۔ ہمیں اپنے غموں کو قرآنی انداز میں دیکھنے کی ضرورت ہے اور اسی انداز میں deal کرنے کی ضرورت ہے جس انداز میں اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ قرآن پاک سے ہمیں غموں کے متعلق جو ہدایات ملتی ہے ان کو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔

قرآنی فیصلہ: پریشانی ہر کسی پر آنی ہے

غم کے بارے میں ایک بات جو ذہن میں رکھنی چاہئے وہ یہ ہے کہ اس دنیا میں غم ضرور آنے ہیں اور ہر انسان پر آنے ہیں۔ اس کا فیصلہ اللہ نے قرآن پاک میں فرمادیا ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ ❶

تَرجَمَۃ: اور ہم تمہیں آزمائیں گے ضرور، (کبھی) خوف سے اور (کبھی) بھوک سے (کبھی) مال و جان اور پھلوں میں کمی کر کے اور جو لوگ (ایسے حالات میں) صبر سے کام لیں ان کو خوشخبری سنادو۔

دنیا میں غم آنے ہی آنے ہیں کیونکہ دنیا دار الامتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ غم اور پریشانیاں دے کر اپنے بندوں کو آزماتے ہیں کہ اس حال میں میرے بندے کیا کرتے ہیں، کس طرح غموں سے deal کرتے ہیں۔ کوئی بھی غم نہ ہونے کی جگہ تو جنت ہے۔

کسی دانا نے کیا خوب شعر کہا

ع دریں دنیا کسے بے غم نہ باشد : اگر باشد بنی آدم نہ باشد

یعنی کہ اس دنیا میں کوئی ایسا نہیں جس کو غم نہ آئیں اگر بے غم ہے تو وہ بنی آدم نہیں ہو گا۔

جس بندہ کا ذہن ہی اس طرح بن جائے کہ غم تو آنے ہی ہیں تو پھر وہ پہلے سے تیار ہوتا ہے اور اگر غم آ بھی جائے تو وہ اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتا۔

مشکلات آنے کی وجہ

مشکلات اور غم ہر ایک کے اوپر آتے ہیں ہیں۔ لیکن قرآن و حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے آنے کی دو وجوہات ہیں۔ یعنی جس پر بھی کوئی مشکل آجائے تو دو باتوں میں سے کسی ایک بات کی وجہ سے آئی ہو گی۔

---

❶ سورۃ البقرۃ: 155

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ، مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ [1]

ترجمۃ: آپ ﷺ نے بیان کیا کہ مسلمان کو کوئی رنج، غم اور مصیبت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی بھی پریشانی یا تکلیف پہنچنے کی دو وجہ ہو سکتی ہیں۔

پہلی وجہ: گناہوں کو مٹانے کے لئے

مشکلات آنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے گناہوں کو معاف کرنے کیلئے صبر آزما صورت حال بھیجتے ہیں۔ بندہ گناہ کرتا رہتا ہے اور گناہ بڑھتے چلے جاتے ہیں تو اللہ کوئی مشکل بھیج دیتے ہیں تاکہ میرے بندے کے گناہوں کی تلافی ہو جائے گی اگر وہ صبر سے کام لے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ العُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ [2]

ترجمۃ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جب اپنے کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے عذاب میں جلدی کرتا ہے اور دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے دیتا ہے اور اگر کسی کے ساتھ شر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا قیامت تک مؤخر کر دیتا ہے۔

---

[1] صحیح البخاری (7/114)

[2] سنن الترمذي (4/601)

اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو مٹانے کے لئے دنیا میں ہی سزا کے طور پر کوئی پریشانی بھیج دیتے ہیں تاکہ بندہ اس پر صبر کرکے اپنے گناہوں کی تلافی کرلے اور جب میرے پاس آئے تو گناہوں سے پاک ہو، یوں مشکل وقت بندے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

قیامت کے دن صابرین بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے

حضرت حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے کہ جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے وہ اپنا حق لے لیں تو لوگ پوچھیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے؟ منادی جواب دیگا وہ لوگ جن کی غم کی وجہ سے آنکھیں پر نم ہوئیں اور آنسو آئیں وہ اللہ سے اپنا حق لے لیں۔ لوگ کھڑے ہونگے ایک کہے گا میں بھی رویا تھا دوسرا کہے گا میں نے بھی آنسو بہائے تھے تو اس طرح ایک پوری جماعت تیار ہو جائے گی۔ پھر منادی فرشتہ ان کو جنت کی طرف لے جائے گا، میزان عدل ابھی قائم بھی نہیں ہوا ہو گا، تو جنت کا داروغہ کہے گا کہ ابھی تو حساب کتاب شروع بھی نہیں ہوا تم اتنے سارے لوگوں کو لے آئے ہو ،پہلے میں اللہ سے پوچھ لوں۔ داروغہ جنت اللہ سے پوچھے گا کہ یہ اتنے سارے لوگ ابھی سے آگئے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائینگے کہ ان کے بارے میں حکم میں پہلے ہی قرآن میں سنا چکا ہوں:

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ترجمۃ : صبر کرنے والوں کو اللہ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کرینگے۔ ❶

---

❶ تفسیر ابن کثیر (1/337)

صبر کرنے کا اتنا اجر ملے گا کہ بندے کے تمام گناہوں کی معافی کے لئے کافی ہو گا۔ ہم مشکل حالات میں شور شرابا کرتے ہیں، لڑائی جھگڑے کرتے ہیں، شکایتیں کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے ہماری مشکل ختم ہو جائے گی۔ مشکل تو اس سے ختم نہیں ہوتی البتہ آزمائش پر صبر کرنے سے جو گناہ دھلنے ہوتے ہیں وہ بھی ہماری بے صبری کی وجہ سے نہیں دھلتے۔

دوسری وجہ: درجات کی بلندی کے لئے

مشکلات آنے کی دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالی بندے کے درجات بلند کرنا چاہتے ہیں تو اس پر آزمائش بھیج دیتے ہیں۔ بندہ نیکوکار ہوتا ہے، گناہوں سے بچتا ہے، مگر اس پر بڑے مشکل حالات آجاتے ہیں۔ وہ اس لئے تاکہ وہ ان میں صبر سے کام لے اور ان درجات کو حاصل کرلے جو اپنی عبادات اور نیکیوں کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ، لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ، أَوْ فِي مَالِهِ، أَوْ فِي وَلَدِهِ [1]

ترجمہ: جب انسان کیلئے اللہ تعالی کے ہاں کوئی ایسا درجہ مختص ہو جسے پانے کیلئے انسان کے اعمال ناکافی ہو تو اللہ تعالی اس کو جسم، مال، یا اولاد کی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

جو بندہ بہت مجاہدوں اور نیکیوں کے بعد درجات حاصل کرپاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ آزمائش میں صبر کرنے والے کو دے دیتے ہیں۔

---

[1] سنن أبي داود (3/183)

نیکوکاروں پر بھی آزمائشیں آتی ہیں

جب نیک بندے پر ایک کے بعد ایک پریشانیاں آتی ہیں تو وہ سمجھتا ہے کہ اللہ مجھ سے ناراض ہے اور میرے گناہوں کی نحوست ہے یہ۔ لیکن اس چیز کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ نیکوکاروں پر بھی بڑی آزمائشیں آجاتی ہیں بلکہ جو جتنا نیک ہوتا ہے اس پر آزمائش بھی اسی حساب سے آتی ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سوال کیا گیا کہ:

مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً ؟

تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جواب دیا:

النَّبِيُّونَ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ......... الخ [1]

ترجمہ: سب سے زیادہ پریشانیاں انبیاء پر آتی ہیں اور اس کے بعد جو انبیاء کے سب سے قریب ترین اور انبیاء کی زندگی کی اتباع کرنے والوں پر آتی ہیں

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا سچا تابعدار ہے وہ یہ بات سوچ ہی نہیں سکتا کہ اس پر پریشانیاں نہیں آئیں گی۔ ذہن میں رکھنے والی بات یہ ہے کہ بندہ ان پریشانیوں پر صبر کے ذریعے اللہ کے نزدیک سے نزدیک تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کو بیوی کے طعنوں پر صبر کی وجہ سے بڑا مقام ملا

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں۔ اپنے زمانے کے بڑے اللہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے محبت کرنے والے بہت لوگ تھے مگر ان بیوی ان کی معتقد نہیں تھی۔ وہ حضرت سے لڑتی، جھگڑتی، اور طعنے دیتی۔ ایک

---

[1] السنن الکبری للبیهقي (3/ 522)

مرتبہ حضرت کے متعلقین میں سے ایک نے گھر کے باہر دروازے پر سن لیا کہ ان کی بیوی ان سے بہت بد تمیزی سے پیش آرہی ہے تو وہ حیران رہ گئے کہ کتنے لوگ حضرت سے محبت کرتے ہیں، ان کا احترام کرتے ہیں اور یہ عورت اس طرح ان کو باتیں سنا رہی ہے۔ اس کی حضرت سے ملاقات ہوئی تو اس نے بڑے غصے سے کہا حضرت اس عورت کو آپ چھوڑ دیں، آپ سے اتنی بد تمیزی کرتی ہے۔ بہت عورتیں آپ سے شادی کیلئے تیار ہونگی۔ حضرت نے کہا تجھے کیا پتہ، اس عورت کی انہی باتوں پر صبر کی وجہ سے ہی تو اللہ نے یہ مقام دیا ہے۔

مشکل میں صبر کرنے کے لئے تین ضروری کام

پریشانیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں اور مختلف طریقوں سے ہوتی ہیں۔

- بعض مرتبہ پریشانی مال کی طرف سے آتی ہے۔ کاروبار میں بہت نقصان ہو گیا یا، قرضے بہت بڑھ گئے تو انسان کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔
- کبھی کوئی بہت قریبی رشتہ دار فوت ہو جاتا ہے، یہ ایسا غم ہے کہ کئی مرتبہ انسان کا دل چاہتا ہے کہ اس فوت ہونے والے کے ساتھ فوت ہو جائے۔
- کبھی کسی کو اولاد کی طرف سے پریشانی آتی ہے۔ اولاد نافرمان ہو جاتی ہے، بچے بات نہیں مانتے اور والدین خون کے آنسوں رو رہے ہوتے ہیں کہ ان کو پڑھایا، پوری زندگی کما کر کھلایا اور آج یہ ہمیں پوچھتے ہیں نہ کوئی خیال رکھتے ہیں۔

نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اثنان يعجلهما الله في الدنيا البَغْيُ وعقوقُ الوالدينِ [1]

ترجمہ: دو آدمیوں کے لئے اللہ تعالیٰ سزا میں جلدی والا معاملہ کرتے

---

[1] جامع الأحاديث (1/367)

ہیں، ایک زانی اور دوسرا والدین کا نافرمان۔

- کبھی میاں بیوی کو ایک دوسرے کی طرف سے پریشانی ملتی ہے۔ شوہر بیوی کے ساتھ ظلم کرتا ہے، تکالیف دیتا ہے، غصہ کرتا ہے اور چھوڑنے کی دھمکیاں دیتا ہے۔ کئی مرتبہ بیوی زیادتی کرتی ہے۔
- کبھی قریبی رشتہ داروں کی طرف سے طعنوں کی صورت میں بھی کبھی تکلیف ملتی ہے

ان سب مشکل حالات اور تکالیف میں صبر کرنے کے لئے اپنی ذہن سازی پہلے سے کرنی ہوتی ہے۔ ہمارے مشائخ نے چند ایسے اعمال بتائے ہیں کہ جن کے کرنے سے مشکل وقت میں صبر کرنا آسان ہوجائے گا اور اللہ ہمارے ساتھ ہوجائے گا۔

پہلا کام: آخرت کی کامیابی کو اپنا غم بنانا

مشکل وقت میں صبر کرنے کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ انسان آخرت کو اپنا غم بنائے۔ اس کی اصل فکر یہ ہو کہ میرا آخرت میں کیا بنے گا اور میں کیسے کامیاب ہوں گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ.....الخ [1]

ترجمہ: جو شخص سب فکروں کو چھوڑ کر ایک فکر لے گا (یعنی آخرت کی فکر) تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی فکریں اپنے ذمہ لے لے گا۔

دنیا کی زندگی تو 70/60 سال ہے اور آخرت کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے، کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔ اس کی خوشیاں بھی ہمیشہ کی اور غم بھی ہمیشہ کے۔ جب اس بڑے غم کی طرف ذہن لگ جائے گا تو اللہ دنیا کے غموں سے نجات عطا فرمادینگے۔ جب انسان اپنی آخرت کو سنوارنے والے کاموں میں لگ جاتا ہے تو اللہ اسکے دنیاوی کاموں کے کفیل ہوجاتے ہیں۔

---

[1] سنن ابن ماجہ (228/5)

دنیاو آخرت دونوں کی کامیابی اللہ کی یاد میں

دنیاو آخرت دونوں کی کامیابی کا ایک بہت بڑا راز اللہ کو کثرت سے یاد کرنا ہے۔ ایسا شخص آخرت کے غموں سے بھی بچ جائے گا اور اور دنیا میں بھی سکون اور اطمینان نصیب ہو گا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ❶

ترجمۃ : یاد رکھو کہ صرف اللہ کا ذکر ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ ❷

ترجمۃ : لہذا تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

جب انسان اللہ کو یاد کرنا چھوڑ دیتا ہے تو غم اس پر سوار ہو جاتے ہیں اور غموں سے ڈیل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اگر کوئی آزمائش آ بھی جائے تو اللہ اسے صبر کرنے کی توفیق دے دیتے ہیں۔

دوسرا کام: دوسروں کے غموں کو دیکھنا

مشکل وقت میں صبر کرنے کے لئے دوسرا کام یہ ہے کہ انسان اپنے غموں کے بجائے دوسروں کے غموں کی طرف نظر کرے اور اپنے سے زیادہ دکھی لوگوں کی زندگی کو دیکھے۔

---

❶ سورۃ الرعد: 28

❷ سورۃ البقرۃ: 152

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: .... وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ،....الخ [1]

یعنی مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جن میں سے ایک حق یہ ہے کہ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کیا کرے۔

اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مریض کی دل جوئی ہو، اسے تسلی دی جائے اور دوسری وجہ یہ کہ جو انسان دوسروں کے غم دیکھتا ہے تو اسکو اپنے غم ہلکے لگتے ہیں۔

تین بچوں کے فوت ہو جانے کی صورت میں بھی اللہ سے راضی

ایک عورت بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی اور طواف کرتے کرتے بار بار ایک ہی جملہ بولے جا رہی تھی کہ یا اللہ میں تجھ سے اس حال میں بھی راضی، یا اللہ میں تجھ سے اس حال میں بھی راضی۔ طواف کے ساتوں چکر اس نے یہی کہتے مکمل کئے۔ ایک بزرگ نے محسوس کیا کہ ایک ہی جملہ کہے جا رہی ہے تو اس بزرگ نے پوچھ ہی لیا اے عورت تجھ پر ایسا کون سا غم آیا ہے کہ تو ساتوں چکر میں یہی بات کہے جا رہی ہے یا اللہ میں تجھ سے اس حال میں بھی راضی؟ اس عورت نے جواب دیا کہ میرے تین بیٹے تھے، میں تیسرے دودھ پیتے بچے کو گود میں لے کر تندور میں روٹی لگا رہی تھی کہ اتنے میں جس کمرے میں باقی دو بچے کھیل رہے تھے وہاں سے شور کی آواز آئی تو اس دودھ پیتے بچے کو میں وہاں چھوڑ کر اس کمرے کی طرف بھاگی۔ میں نے دیکھا کہ بڑے والے بچے نے چھوٹے والے بچے کو کھیل کھیل میں یہ بتاتے ہوئے کہ کل ابو نے بکری کیسے ذبح کی تھی، چھوٹے والے کے گلے پر چھری چلا دی اور گلا کاٹ دیا۔ چھوٹے بچے نے وہیں تڑپ تڑپ کر میری آنکھوں کے سامنے جان دیدی۔ بڑا بچہ یہ منظر دیکھ کر بھاگ نکلا تو میں

[1] صحیح البخاري (2/ 71)

اس کے پیچھے ڈھونڈنے کے لئے گئی۔ وہ ڈر کر گھر سے باہر بھاگ گیا تھا، میں باہر گئی تو مجھے ایک بڑے درخت کے پیچھے ملا۔ وہ وہاں چھپ گیا تھا اور وہاں اسکو ایک سانپ نے ڈس لیا تھا۔ میرے پہنچنے تک وہ بھی فوت ہو چکا تھا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ اپنے دودھ پیتے بچے کو میں تندور کے پاس چھوڑ آئی تھی اس کو دیکھوں۔ وہاں گئی تو وہ بھی گھسٹ گھسٹ کر تندور میں گر کر فوت ہو چکا تھا۔ اب اللہ کے گھر آئی ہوں یہ بتانے کے لئے کہ یا اللہ میں تجھ سے اس حال میں بھی راضی ہوں۔

مسلمانوں پر حالیہ مظالم کے واقعات کے مقابلے میں ہمارا غم کچھ بھی نہیں

دوسروں کے غم دیکھنے سے بندہ اپنے غم بھول جاتا ہے کہ میرے غم تو کچھ بھی نہیں۔ آج مسلمان ملکوں میں جو ظلم و ستم کا بازار گرم ہے اس کے سامنے ہمارے غم کچھ بھی نہیں۔ ایسے کئی گھرانے ہیں کہ جن کے سامنے ان کے بچوں کو قتل کر دیا جاتا ہے، پھر شوہر کے سامنے اسکی بیوی کی عزت کو تار تار کیا جاتا ہے اور پھر ان کے گھر کو آگ لگا دی جاتی ہے۔ ہمیں شکر کرنا چاہیئے کہ اللہ نے ہمیں ایسی آزمائش میں نہیں ڈالا۔ اگر ہم ان واقعات کو سامنے رکھیں گے تو اپنے غم ہلکے نظر آئیں گے۔

تیسرا کام: ضرورتمندوں کی مدد کرے

مشکل وقت میں صبر کرنے کے لئے تیسرا کام یہ ہے کہ انسان دوسروں کی خدمت اور ضرورت مندوں کی مدد کرے۔

حدیث پاک میں آتا ہے:

وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ [1]

---

[1] صحیح مسلم (2074/4)

ترجمہ: اللہ بندے کی مدد میں لگ جاتے ہیں جب بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگ جاتا ہے۔

ہم خود غرضی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، بس اپنا ہی سوچتے ہیں اور ہر وقت اپنی ہی ضروریات کی فکر لگی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالی ہمارے غموں کو بڑھا دیتے ہیں۔ لیکن جو انسان اپنے خول سے باہر نکل آتا ہے، اسے دوسروں کی بھی فکر لگ جاتی ہے اور ان کی مدد میں لگ جاتا ہے تو پھر اللہ کی مدد آنا شروع ہو جاتی ہے۔

دس ہزار کمانے والے کے دل میں مسلمانوں کی مدد کا عجیب جذبہ

ایک آدمی اپنے شیخ سے ملاقات کے لیے آیا اور اپنے بارے میں بتانے لگا کہ میں کہیں نوکری کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ اللہ کا ذکر بھی کثرت سے کرتا ہوں۔ میری تنخواہ دس ہزار ہے، اس میں میں اور میرے بیوی بچے گزارا کرتے ہیں۔ شیخ کے ذہن میں آیا کہ یہ شخص کرائے کے گھر میں رہتا ہے، بیوی بچوں والا ہے اور صرف دس ہزار میں گزارا کر رہا ہے۔ تو غالبا یہ مشورہ کرنے آیا ہو گا کہ اپنی آمدنی کیسے بڑھاؤں۔ لیکن شیخ کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس شخص نے مشورہ یہ کیا کہ میں پچھلے کچھ مہینوں سے تھوڑے تھوڑے پیسے جمع کر رہا ہوں اور اب تک ساڑھے تیرہ ہزار جمع ہو گئے۔ میری خواہش تھی کہ پیسے جمع کر کے مسلمانوں کی مدد کے لئے شام بھیجوں۔ اب آپ سے یہ مشورہ کرنا چاہتا ہوں کہ کن بااعتماد لوگوں کو یہ رقم دوں۔

دس ہزار کمانے والا اپنی ضروریات بھی پوری کرتا ہے اور زندگی میں کوئی غم بھی نہیں دیکھتا بلکہ ساڑھے تیرہ ہزار روپے جمع کر کے مسلمانوں کی مدد بھی کرتا ہے۔ جو بندہ دوسروں کی بھی فکر کرتا ہے اللہ اس کی مدد کرتے ہیں اور اس کی ضروریات بھی پوری کر دیتے ہیں۔

بیماروں کی مدد پر اللہ نے رزق کے دروازے کھول دیئے

ہمارے ایک جاننے والے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی بیماروں کی مدد کرنا بنالیا ہے۔ انہیں جہاں کسی بیمار کا پتہ چلتا تو اس کے پاس پہنچ جاتے۔ کئی نیک ڈاکٹروں سے اسکی اچھی دوستی ہوگئی تھی جو غریبوں کا مفت علاج کرتے تھے تو اسے بھی انسانیت کی اس طرح ہمدردی اور مدد بہت اچھی لگی۔ اس کو کوئی بھی کہتا کہ فلاں شخص بیمار ہے تو فوراً کہتا کہ اسے لے آؤ میں مفت علاج کروادیتا ہوں۔ ایک جگہ ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے پوچھا کہ آپ ہر وقت اس طرح دوسروں کی مدد میں لگے ہوتے ہیں تو آپ خود کہاں سے کھاتے ہیں؟ انہوں نے بڑی عجیب داستان سنائی کہ میرا بہت معمولی کام تھا۔ ایک وئیر ہاؤس تھا جس میں چیزیں اسٹور کرتا تھا، پھر جب میں نے بیمار لوگوں کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا تو میری توجہ اپنے کاروبار پر نہ رہی تو اللہ نے میرے بھانجے کو میرے ساتھ کر دیا۔ وہ ابھی نیا گریجویٹ ہوا تھا، ایم بی اے کیا تھا اور اس کو نوکری کی ضرورت بھی تھی۔ میں نے سوچا کہ اسے کام کی ضرورت ہے اور میں بھی زیادہ ٹائم نہیں دے پارہا تو اسے اپنے ساتھ لگالیا۔ وہ میرے کام کو سنبھالنے لگا اور چونکہ اسکو بزنس کی modern techniques آتی تھی تو اس نے ان کی مدد سے میرے کام کو بہتر اور جدید انداز میں کیا تو منافع بڑھ گیا۔ اللہ نے اتنی برکت دی کہ الحمدللہ اب میں 4 وئیر ہاؤس کا مالک ہوں اور مجھے کام دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بس میسج پر ساری معلومات ملتی رہتی ہیں اور اس طرح میں اپنا سارا وقت بیماروں کی مدد پر لگاتا ہوں۔

مشکل آجانے پر دو کاموں سے بچنا ضروری ہے

جب بھی غم یا پریشانی آجائے تو دو کام ایسے ہیں جن سے بچنا چاہیئے۔

پہلا کام: انتقام لینا

پہلا کام جو غم آنے پر نہیں کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ غم یا تکلیف پہنچانے والے سے انتقام نہ لیں۔

قرآن میں اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو فرمایا:

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا [1]

ترجمۃ: اور جو باتیں یہ (کافر لوگ) کہتے ہیں ان پر صبر سے کام لیجئے اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے کنارہ کریں۔

اس لئے ہم نے انتقام نہیں لینا، بلکہ صبر کرنا ہے۔ آج جب ہم لوگوں کی باتیں سنتے ہیں اور تکلیف ہوتی ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ یہ زمین میں دفن ہوجائے اور طرح طرح کے طریقے ڈھونڈتے ہیں اس کو رسوا کرنے کے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حاسد کی باتوں پر مثالی صبر

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے بڑی شان دی تھی اور جن کی شان بڑی ہوتی ہے ان کے حاسدین بھی زیادہ ہوتے ہیں جن کا مقصد صرف ذلت پہنچانا ہوتا ہے۔ ایک حاسد حضرت کو تنگ کرنے آیا، اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی والدہ بیوہ ہیں اور وہ

---

[1] سورۃ المزمل: 10

بڑی خوبصورت ہیں تو میں ان سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت کی والدہ کی عمر اس وقت 90 سال تھی۔ ہم میں سے کوئی ہوتا تو اسکو فوراً غصہ آجاتا لیکن حضرت نے بڑے تحمل سے جواب دیا کہ وہ عاقلہ اور بالغہ ہیں اور اپنا اختیار خود رکھتی ہیں۔ میں ان سے پوچھ کر آتا ہوں کہ وہ کیا چاہتی ہیں۔ حضرت اپنی جگہ سے اٹھے اور وہ شخص بھی اٹھا، ابھی اٹھا ہی تھا کہ گر پڑا اور گرتے ہی فوت ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا ابو حنیفہ کے صبر نے ایک بندے کی جان لے لی۔۔ اللہ تعالی نہیں چاہتے کہ ہم انتقام کی آگ میں جلیں بلکہ انسان اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دے۔

دوسرا کام: شکایت کرنا

دوسرا کام جو غم آجانے پر نہیں کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ انسان دوسروں سے شکایت نہ کرے۔ اپنے دل کا غم اور شکوہ صرف اللہ کے سامنے رکھے۔

نبی کریم ﷺ کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تکلیف پر شکایت نہ کرنے کی عملی تعلیم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَابَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ......الخ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا یک دفعہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں تھے۔ اتنے میں کوئی آدمی آیا اور نبی کریم ﷺ کے سامنے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ یہ ابو بکر ایسے ہیں اور ویسے ہیں۔ نبی کریم ﷺ خاموشی سے سنتے رہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی خاموش رہے یہاں تک کہ وہ بندہ بھی خاموش ہو گیا۔ جب اسکی ساری بات مکمل ہو گئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دفاع میں کچھ کہنا شروع ہی کیا تو نبی کریم ﷺ اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے اور ایک طرف چل

---

[1] مسند أحمد (390/15)

پڑے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی، آپ نے اسکی پوری بات سنی لیکن جب میں نے کچھ کہنا چاہا اپنی صفائی میں تو آپ نے اپنا رخ مبارک پھیر لیا اور وہاں سے تشریف لے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو بکر جب وہ شخص تمہارے خلاف بات کر رہا تھا تو ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ جیسے ہی تم نے جواب دینا شروع کیا تو وہ فرشتہ چلا گیا اس لئے میں بھی جانا چاہتا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبق دیا کہ شکایت نہیں کرنی اور انتقام نہیں لینا۔ بلکہ صبر کرنا ہے اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم اتنا ہی بڑھتا جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کیا جاتا

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: إِنَّ اللهَ لَمَّا أَرَادَ هُدَى زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ قَالَ زَيْدٌ: مَا مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِي وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ.... الخ

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے زید بن سعنہ کی ہدایت کا ارادہ فرمایا تو زید کہنے لگے: جب میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نبوت کی تمام علامات پہچان لیں، سوائے دو علامات کے، ایک یہ کہ ان کا حلم ان کے جہل یعنی غصے پر غالب ہو گا اور جتنا ان کے ساتھ جہالت کا رویہ اختیار کیا جائے گا اتنا ہی ان کا حلم بڑھے گا۔ پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بیع کا تذکرہ کیا۔ زید فرماتے ہیں: وعدے کے دو یا تین دن پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے جنازے کے لئے اپنے گھر سے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر، عمر، عثمان اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ چنانچہ جب جنازہ پڑھ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے ساتھ بیٹھ گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور غصے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص اور چادر کے پہلوؤں کو پکڑ کر کہا: اے محمد! میرا حق مجھے دو، اللہ کی

قسم! تم سب عبد المطلب کے خاندان والے قرض ادا کرنے میں لیت و لعل سے کام لیتے ہو، مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ تم ایسے ہی کرو گے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی آنکھیں ان کے چہرے میں گھوم رہی تھیں۔ پھر انہوں نے مجھے غصے سے دیکھا اور کہا: اے یہودی! کیا تو اللہ کے رسول کے ساتھ ایسا کر رہا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے اگر مجھے کسی چیز کا ڈر نہ ہوتا تو اپنی تلوار تیرے سر میں مار دیتا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑے اطمینان اور سکون اور مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں اور وہ تم سے کسی اور سلوک کے خواہاں تھے۔ تم مجھے حسن ادائیگی کا کہتے اور اسے حسن تقاضی کا کہتے۔ اب اسے لے جاؤ اور اس کا قرض ادا کر دو اور اسے بیس صاع کھجور اضافی دے دو، کیونکہ تم نے اسے دھمکایا ہے۔

وہ آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا اور کھجوریں لے کر واپس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھے دین اسلام کا کلمہ پڑھا دیں، میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ پھر خود بتانے لگا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ نبی آخر الزمان کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہو گی کہ لوگ ان سے جہالت کا معاملہ جتنا زیادہ کریں گے اتنا ہی ان کا صبر اور حلم بھی زیادہ بڑھ جائے گا۔ میں نے آپ میں وہ نشانی دیکھ لی ہے اور میں آپ کے نبی برحق ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔ ❶

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس توہین آمیز رویے اور جھوٹ پر بھی اچھے اخلاق اور صبر کا مظاہرہ کیا۔

دعا ہے اللہ تعالی ہمیں بھی صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے صابر بندوں میں شامل فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

❶ السنن الکبری للبیهقي (86/6)

He has created love and kindness between you

Surat-ur-Rom: 21

Marriage Filled With LOVE

Hidaya Publisher